

بانوے سال کا وزیر اعظم!

نجیب رzac 2009 میں ملکیتیاء کا وزیر اعظم بن۔ اس کا تعلق ملک کی سب سے طاقتور سیاسی پارٹی یو ایم این او (U.M.N.O) سے تھا۔ مہاتیر محمد سے اسکی گاڑھی چھنتی تھی۔ نجیب نے دہائیاں مہاتیر محمد کے ساتھ گزارے تھے۔ ملک کے سب سے طاقتور عہدہ پر پہنچانے میں مہاتیر کا بہت ہاتھ تھا۔ نجیب کی ترقی کی بنیاد ایک سیاسی حادثہ تھا۔ دراصل انور ابراہیم وہ سیاستدان تھا جسے مہاتیر نے جانشین کے طور پر پیش کیا تھا۔ مہاتیر کے دستِ راست ہونے کی بدلت پورے ملکیتیاء کی بے مثال ترقی میں اس کا بہت ہاتھ تھا۔ مگر سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا۔ بلکہ اب تو لگتا ہے کہ اس کھیل میں کوئی اصول بھی نہیں ہوتا۔ دنیا کا سب سے ظالمانہ اور سنگدل کھیل سیاسی شترخ ہے۔ جس میں کوئی بھی کسی کا دوست یاد نہیں ہوتا۔ سب اپنے اپنے ذاتی مفادات کے ادنیٰ غلام ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ ریق کھیل تقسیم بر صغری سے جاری ہے اور خوب پھل پھول رہا ہے۔ نئے چہرے، پرانی بساط پر ہمیشہ کی طرح سجائے جاتے ہیں۔ نتیجہ ہمیشہ کی طرح وہی، کہ ملک میں ہر ایکشن یا سلیکشن کے بعد چند نئے آرب پتی خاندان سامنے آ جاتے ہیں۔ خیر بات ملکیتیاء کی ہو رہی تھی۔ مہاتیر نے محسوس کیا کہ انور ابراہیم وفاداری کے پورے تقاضے نہیں بھارہا۔ یہ تقریباً بارہ برس پہلے کی بات ہے۔ اختلافات اس حد تک بڑھ گئے کہ مہاتیر نے انور ابراہیم پر اخلاقی نوعیت کے سنگین الزامات لگائے۔ مہاتیر اس وقت طاقت کے عروج پر تھا۔ ابراہیم کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کسی بھی ترقی پذیر ملک کی طرح ملکیتیاء کی عدالت میں بھی سیاسی قوتوں کے طابع تھیں۔ انور ابراہیم کو تقریباً پانچ سال سزا ہو گئی اور جیل چلا گیا۔ انور ابراہیم اختلافات کی سزا آج بھی بھگت رہا ہے اور جیل میں ہے۔ یہ وہ حادثہ تھا جس میں نجیب رzac کو موقع ملا اور مہاتیر نے اسے زمین سے آسمان پر پہنچا دیا۔ وزیر اعظم بننے کے بعد، نجیب نے وہ سب کچھ کیا جو ہمارے جیسے معاشروں میں ہوتا ہے۔ اپنا خاندان، اپنی اولاد، اپنے حواری، سب دونوں ہاتھوں سے ملکی دولت لوٹنے لگے۔ نہیں کہ نجیب کسی متوسط خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکی پوری فیملی سیاسی اور مالی طور پر بہت مضبوط تھی۔ مگر حرص کے گھوڑے پر سوار ہو کر نجیب نے پورے ملک کو پیروں تلے روندنا شروع کر دیا۔ صرف آٹھ سال کی قلیل مدت میں ملک سے پانچ بلین ڈالر چوری کر کے لندن، امریکہ اور فرانس منتقل کر دیے۔ چند سال پہلے مہاتیر سے پوچھا گیا کہ زندگی کی سب سے سنگین غلطی کیا کی ہے۔ جواب بالکل سادہ تھا۔ نجیب کو ملک کا وزیر اعظم بنوانا۔

نجیب کا مقصد صرف پیسے کمانا یا لوٹ مار کر ناہی نہیں تھا۔ بلکہ اس نے ایک ایسا نظام ترتیب دیا جس میں اسے متعلق تنقید کرنا ناقابل معافی جرم تھا بلکہ غداری کے زمرے میں دیکھا جاتا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک ماہنماز کا روٹنسٹ فہمی رضا کو چالیس برس کی قید صرف اسلیے سنائی گئی کہ نجیب کے کارٹون بنانا کراکی جریدے میں چھاپے تھے۔ نجیب نے اپنے خلاف ہر آواز کو مکمل خاموش کر دیا تھا۔ کسی میں جرات نہیں تھی کہ نجیب اور اسکی بیوی ریشمہ منصوری کی کرپشن کے متعلق کوئی لفظ کہہ سکے۔ اپنے ملک کا مردا آہن بن چکا تھا۔ وائٹ ہاؤس سے لیکر دنیا کے ہر طاقتور آدمی کا ذاتی دوست۔ دو سال پہلے، فرست فیملی کی تصویریں دیکھنے سے متعلق رکھتی تھیں۔ بہترین ملبوبات، قیمتی ترین

گھریاں، پرائیویٹ جیٹ طیارے اور دنیا میں مہنگی ترین سیر و تفریح انکے لیے رور مرہ کا معمول تھا۔ سیاسی طور پر Barisan National Coalition میشیاء کا مضبوط ترین سیاسی گروہ تھا۔ ملک کے تمام طاقتوار دولت مند خاندان اس کا حصہ تھے۔ نجیب اس کے کوالیشن کا سربراہ تھا۔ مگر عام لوگوں میں اندر ہی اندر نفرت کالاواپک رہا تھا۔ عرض کرتا چلوں۔ نجیب ووٹ کی طاقت سے ملک کے بلند ترین عہدہ پافائز ہوا تھا۔ مگر اس کا عملی روایہ قطعاً جمہوری نہیں تھا۔ کون کہتا ہے کہ ووٹ کی طاقت سے آپ ایماندار اور مختص سیاسی قیادت سامنے لاسکتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف ایک مفروضہ ہے جو طاقتور گروہ اور اشخاص عام لوگوں کی ڈھنی تسلیں کیلئے پیش کرتے ہیں۔ انہیں بیوقوف بناتے ہیں۔ پھر ملک کی دولت لوٹتے چلتے جاتے ہیں۔ ذاتی طور پر جمہوریت، بغیر عملی اقدام کے، ایک خوفناک دلدل ہے جس میں عام لوگ پھنس کر غرق ہوتے رہتے ہیں۔ امیر لوگ ان الفاظ سے کھلینا سیکھ چکے ہیں۔ لہذا اب جمہوریت کو ایک مقدس درجہ دیا جا رہا ہے۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ صاحب، جمہوریت ایک مکمل نظام ہے۔ صرف اور صرف ایکیشن جیتنا اس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ یہ ایک بھرپور ذمہ داری ہے جسے کم از کم تیسری دنیا کے ممالک میں بھانے کی کوئی روایت نہیں ہے۔ دراصل میشیاء اور پاکستان بلکہ تمام ترقی پذیر ممالک بالکل ایک جیسے ہیں۔

چند ماہ پہلے، میشیاء کی ٹوٹی پھوٹی اپوزیشن کے سیاسی لوگ، مہا تیر کے پاس گئے اور اسے اپوزیشن لیڈر کے طور پر ایکیشن لڑنے کی دعوت دی۔ یہ لمحہ بے حد اہم تھا۔ مہا تیر بنیادی طور پر اسی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا جسکی حکومت تھی۔ یاد رہے کہ ملاشیاء میں "نیشنل کولیشن" کو اکٹھے برس میں کوئی بھی ہر انہیں پایا تھا۔ یہ ایک ناممکن کام تھا۔ مہا تیر کو اپنے جانشین نجیب کی سفارتی کا بھی بھرپور اندازہ تھا۔ یہ بھی احساس تھا کہ اس نے اپنے اصل سیاسی شاگرد انور ابراہیم کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ مگر اس نے ایک سیاستدان بنکرنہیں، ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے سوچا۔ دارالحکومت کی جیل میں گیا اور انور ابراہیم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔ وعدہ کیا کہ حکومت میں آنے کے تھوڑے عرصے کے بعد وہ ملک کا وزیرِ اعظم ہوگا۔ انور ابراہیم اور مہا تیر کی صلح ہو گئی یا ایک تصفیہ طے پایا۔ مہا تیر نے اسکے بعد اپوزیشن کی قیادت سنہجاتی اور 2018 کے ایکیشن میں آنے کا اعلان کر دیا۔ بانوے سال کے باہم نے چند دن پہلے نجیب کے مضبوط ترین گروہ کو سیاسی طور پر بدترین نشکست دی۔ آج وہ میشیاء کا منتخب وزیرِ اعظم ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ مہا تیر نے عہدے کا حلف لینے کے بعد کیا فیصلہ کیا۔ ایک نکاتی ایجنسٹ اکرپشن کو جڑ سے اکھڑنے کا بے باک اعلان۔ نجیب نے ایم بی ڈی فنڈ کے اندر خوفناک خورد بورڈ کی تھی۔ صرف اسکے کاؤنٹ میں سات سو میلین ڈالر اسی فنڈ سے منتقل ہوئے تھے۔ ایک سعودی شہزادے نے ملائیں حکومت کو خط بھی لکھا تھا کہ یہ اسکی طرف سے نجیب کو تھنے کے طور پر دی گئی ہے۔ بین الاقوامی اداروں کے حساب سے نجیب، اسکی بیوی اور ٹوڈیوں نے پانچ ارب ڈالر کی لوت مار کی تھی۔ مہا تیر نے سب سے پہلے بڑے مگر مجھ پر ہاتھ ڈالا۔ نجیب کے ملک چھوڑنے پر پابندی لگادی۔ ایک دن پہلے، اسکی بیوی کے گھر پر چھاپے مارا گیا تو یہ شما صاحبہ کے پچاس پینڈ بیگ ضبط کیے گئے۔ "برکن" کے بنے ہوئے فقط ایک بیگ کی قیمت دولا کھڑا الرتھی۔ آپ بیگز کی قیمت کا تخمینہ خود لگا لیجئے۔ بوڑھا مہا تیر اپنے ملک کے تمام مگرچھوں پر ہاتھ ڈال رہا ہے۔ میشیاء کے ملکی ادارے سیاسی لوگوں سے صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ

جانیدادیں، روپیہ، پیسہ، ہیرے جواہرات اور بینک بلنس کہاں سے آئے۔ دولت کا مخذل کیا ہے۔ چند سالوں میں اربوں ڈالر کیسے اور کس کاروبار سے حاصل کیے گئے۔ آج مہا تیر دوبارہ اپنے پرانے عہدے پر فائز، ملک میں صفائی سترہائی کے کام میں جت گیا ہے۔ اسکے نتائج اگلے چند ہفتوں میں دنیا کے سامنے آ جائیں گے۔

عرض ہے کہ ملیشیاء میں صرف پانچ بلین ڈالر کی چوری پر قیامت برپا ہے۔ مگر ہمارے پیارے ملک سے کئی سوارب ڈالر چوری کیے گئے ہیں۔ ستر برس کی تاریخ میں صرف چوری، ڈاکے اور لوٹ مارے۔ 14 اگست کو ملک بنا اور اسی دن سے "سیٹلمنٹ" کے زمین فراہم شروع ہو گئے۔ ملک کی اوائل عمری میں جو بھی انک خورد برداور جعل سازی ہوئی وہ "جعیلی کلیز" اور زمین سے منسلک تھی۔ آج آپکو جو پشمیتی رئیس گھر انے اکڑی ہوئی گردنوں کے ساتھ نظر آ رہے ہیں ان میں سے اکثریت بٹوارے کے بعد اپنے بزرگوں کی جعل سازی کی بدولت امیر ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے کہ ڈاکے کن لوگوں نے مارے اور کس پیریڈ میں مارے۔ مگر اب انکے متعلق بات کرنی ناممکن ہے۔ ان میں سے اکثریت اس ملک میں بلند ترین سطح پر موجود ہے۔ پختہ بات کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں کرپشن کی بنیاد، صنعتی سرمایہ کاروں نے نہیں رکھی بلکہ ان عیار بندوں نے رکھی جنکی پہنچ پاکستان اور ہندوستان کے روپیوری کارڈ تک تھی۔ درست ہے کہ صنعت کاروں نے بھی پیسے کمانے میں کسی سے رعایت نہیں کی۔ مگر کرپشن کی بنیاد انہوں نے نہیں رکھی۔ وہ اس کھیل میں بعد میں شامل ہوئے۔ خصوصی ایوب خان کے دور میں۔ جب حکومت فیکٹریاں بنانا کر، آسان شرائط پر سوداگروں کے حوالے کر رہی تھی۔ اسی بھاگ دوڑ میں دودر جن خاندان سامنے آئے۔ جنکے پاس ملک کے اسی فیصد مالی وسائل تھے۔ بھٹکی فیکٹریوں کو حکومتی تحویل میں لینا اسی کرپشن کو کم یا ختم کرنے کا ایک قدم تھا۔ خیر بھٹکی نیشنلائزیشن پالیسی سے بھی ملک کو بہت نقصان پہنچا۔

گزشتہ تیس سالوں میں سیاست کو جو ہری طور پر پیسے کا کھیل بنادیا گیا۔ کرپشن کو ذاتی ترقی کی سیڑھی بنا کر اقتدار پر ووٹ کے ذریعے قبضہ کرنے کا وہ کھلواڑ شروع ہوا کہ ملک دھڑام سے پستی کی طرف گامزن ہو گیا۔ یہ سفر آج بھی جاری ہے۔ یہاں کوئی بھی اپنی دولت کا حساب نہیں دے سکتا۔ نہ سیاستدان، نہ فوجی جزل، نہ صنعتکار، نہ سرکاری ملازم اور نہ تاجر۔ کرپشن کے اس سیلا ب کوں طرح روکا جائے۔ اسکے لیے ہمارے پاس کوئی ٹھوں پالیسی موجود نہیں ہے۔ ہمیں آج بانوے سال کے مہا تیر جیسے کسی شخص کی ضرورت ہے۔ جو اس ملک کی قسمت کا فیصلہ کرے۔ کرپشن کو جڑ سے اکھاڑے اور اپنے سے بہتر جانشین کو حکومت دیکرو اپس چلا جائے۔ اگر یہ نہ ہوا، تو طاقت، پیسہ اور اقتدار کا ملعون کھیل جاری رہیگا۔ بغیر کے مسلسل چلتا رہیگا!

راو منظر حیات